سورہ نمبر
(۳۳)

سُورَةُ الأحزاب

مع کنز الایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ
سورہ احزاب مدنی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۸) اس میں ۷۳ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) ف۹ اللہ کا یوں ہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سننا ف۱۰ بیشک اللہ

كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
علم و حکمت والا ہے اور اس کی پیروی رکھنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی ہوتی ہے اے لوگو

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور اے محبوب تم اللہ پر بھروسا رکھو اور اللہ بس ہے کام

وَكِيْلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ
بنانے والا اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے ف۱۱ اور تمہاری

اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ
ان عورتوں کو جنہیں تم ماں کے برابر کہہ دو تمہاری ماں نہ بنایا ف۱۲ اور نہ تمہارے لے پالکوں کو

اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ
تمہارا بیٹا بنایا ف۱۳ یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے ف۱۴ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی

يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿۴﴾ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ
راہ دکھاتا ہے ف۱۵ انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو ف۱۶ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے

فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ
پھر اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں ف۱۷ تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچا زاد ف۱۸ اور تم پر

منزل ۵

ف۸ سورۂ احزاب مدنیہ ہے اس میں نو ۹ رکوع تہتر ۷۳ آیتیں اور ایک ہزار دو سو اسی ۱۲۸۰ کلمے اور پانچ ہزار سات سو نوے ۵۷۹۰ حرف ہیں ف۹ یعنی ہماری طرف سے خبریں دینے والے ہمارے اسرار کے امین ہمارا خطاب ہمارے پیارے بندوں کو پہنچانے والے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ کے ساتھ خطاب فرمایا جس کے یہ معنی ہیں جو ذکر کیے گئے نام پاک کے ساتھ یا محمد فرما کر خطاب نہ کیا جیسا کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کو خطاب فرمایا ہے اس سے مقصود آپ کی تکریم اور آپ کا احترام اور آپ کی فضیلت کا ظاہر کرنا ہے (مدارک) ف۱۰ شانِ نزول ابوسفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابو الاعور سلمی جنگ احد کے بعد مدینہ طیبہ میں آئے اور منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کے یہاں مقیم ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کے لیے امان حاصل کرکے انہوں نے یہ کہا کہ آپ لات عزیٰ منات وغیرہ بتوں کو جنہیں مشرکین اپنا معبود سمجھتے ہیں کچھ نہ فرمایئے اور یہ فرما دیجئے کہ ان کی شفاعت ان کے پجاریوں کے لیے ہے اور ہم لوگ آپ کو اور آپ کے رب کو کچھ نہ کہیں گے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی یہ گفتگو بہت ناگوار ہوئی اور مسلمانوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قتل کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میں انہیں امان دے چکا ہوں اس لیے قتل نہ کرو مدینہ شریف سے نکال دو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں خطاب تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور مقصود ہے آپ کی امت سے فرمانا کہ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امان دی تو تم اس کے پابند رہو اور نقض عہد کا ارادہ نہ کرو اور کفار و منافقین کی خلاف شرع بات نہ مانو ف۱۱ کہ ایک میں اللہ کا خوف ہو دوسرے میں کسی اور کا جب ایک ہی دل ہے تو اللہ ہی سے ڈرے شانِ نزول ابو معمر حمید فہری کی یادداشت اچھی تھی جو سنتا تھا یاد کرلیتا تھا قریش نے کہا کہ اس کے دو دل ہیں جبھی تو اس کا حافظہ اتنا قوی ہے وہ خود بھی کہتا تھا کہ اس کے دو دل ہیں اور ہر ایک میں حضرت (سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے زیادہ دانش ہے جب بدر میں مشرک بھاگے تو ابو معمر اس شان سے بھاگا کہ ایک جوتی ہاتھ میں ایک پاؤں میں ابوسفیان سے ملاقات ہوئی تو ابوسفیان نے پوچھا کیا حال ہے کہا لوگ بھاگ گئے تو ابوسفیان نے پوچھا ایک جوتی ہاتھ میں اور ایک پاؤں میں کیوں ہے کہا اس کی مجھے خبر ہی نہیں میں تو یہی سمجھ رہا ہوں کہ دونوں جوتیاں پاؤں میں ہیں اس وقت قریش کو معلوم ہوا کہ دو دل ہوتے تو جوتی جو ہاتھ میں لیے ہوئے تھا بھول نہ جاتا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ منافقین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دو دل بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کا ایک دل ہمارے ساتھ ہے اور ایک اپنے اصحاب کے ساتھ نیز زمانہ جاہلیت میں جب کوئی اپنی عورت سے ظہار کرتا تھا تو وہ لوگ اس ظہار کو طلاق کہتے اور اس عورت کو اس کی ماں قرار دیتے تھے اور جب کوئی شخص کسی کو بیٹا کہہ دیتا تھا تو اس کو حقیقی بیٹا قرار دے کر شریک میراث ٹھہراتے اور اس کی زوجہ کو بیٹا کہنے والے کے لیے صلبی بیٹے کی بی بی کی طرح حرام جانتے ان سب کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی ف۱۲ یعنی ظہار سے عورت ماں کی مثل حرام نہیں ہو جاتی ظہار منکوحہ کو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لیے حرام ہو اور یہ تشبیہ ایسے عضو میں ہو جس کو دیکھنا اور چھونا جائز نہیں ہے مثلاً کسی نے اپنی بی بی سے یہ کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کی مثل ہے تو وہ مظاہر ہو گیا مسئلہ ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا لیکن کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت سے علیحدہ رہنا اور اس سے تمتع نہ کرنا لازم ہے مسئلہ ظہار کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا اور یہ میسر نہ ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کا کھلانا ہے مسئلہ کفارہ ادا کرنے کے بعد عورت سے قربت اور تمتع حلال ہو جاتا ہے (ہدایہ) ف۱۳ خواہ انہیں لوگ تمہارا بیٹا کہتے ہوں ف۱۴ یعنی بی بی کو ماں کی مثل کہنا اور لے پالک کو بیٹا کہنا بے حقیقت بات ہے نہ بی بی ماں ہو سکتی ہے نہ دوسرے کا فرزند اپنا بیٹا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو یہود و منافقین نے زبان طعن کھولی اور کہا کہ (حضرت) محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے بیٹے زید کی بی بی سے شادی کرلی کیونکہ پہلے حضرت زینب زید کے نکاح میں تھیں اور حضرت زید ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زرخرید تھے انہوں نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں انہیں ہبہ کر دیا حضور نے انہیں آزاد کر دیا تب بھی وہ اپنے باپ کے پاس نہ گئے حضور ہی کی خدمت میں رہے حضور ان پر شفقت و کرم فرماتے تھے اسلئے لوگ انہیں حضور کا فرزند کہنے لگے اس سے وہ حقیقۃً حضور کے بیٹے نہ ہو گئے اور یہود و منافقین کا طعنہ محض غلط اور بیجا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں ان طاعنین کی تکذیب فرمائی اور انہیں جھوٹا قرار دیا ف۱۵ حق کی ہدایت لے پالکوں کو ان کے پالنے والوں کا بیٹا نہ ٹھہراؤ بلکہ ف۱۶ جن سے وہ پیدا ہوئے ف۱۷ اور اس وجہ سے تم انہیں ان کے باپوں کی طرف نسبت نہ کر سکو ف۱۸ تو تم انہیں بھائی کہو اور جس کے لے پالک ہیں اس کا بیٹا نہ کہو۔

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُم بِهِ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَ

اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر ہوا ف١ ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو ف٢

كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥﴾ النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے یہ نبی مسلمانوں کا انکی جان سے زیادہ مالک ہے ف٣

وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي

اور اس کی بیبیاں اُنکی مائیں ہیں ف٤ اور رشتہ والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے

كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم

زیادہ قریب ہیں ف٥ بہ نسبت اور مسلمانوں اور مہاجروں کے ف٦ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر کوئی

مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿٦﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ

احسان کرو ف٧ یہ کتاب میں لکھا ہے ف٨ اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا

مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ

ف٩ اور تم سے ف١٠ اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے

وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٧﴾ لِّيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ ۚ

اور ہم نے اُن سے گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے ف١١ انکے سچ کا سوال کرے

وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا

ف١٢ اور اُسنے کافروں کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اے ایمان والو اللہ کا احسان اپنے

نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَ

اوپر یاد کرو ف١٣ جب تم پر کچھ لشکر آئے ف١٤ تو ہم نے ان پر آندھی اور وہ لشکر

جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٩﴾ إِذْ جَاءُوكُم

بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے ف١٥ اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ف١٦ جب کافر تم پر آئے

مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ

تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے ف١٧ اور جبکہ ٹھٹھک کر رہ گئیں نگاہیں ف١٨ اور دل

الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ﴿١٠﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ

گلوں کے پاس آگئے ف١٩ اور تم اللہ پر طرح طرح کے گمان کرنے لگے (امید و یاس کے) ف٢٠ وہ جگہ تھی کہ

ف١ ممانعت سے پہلے یا یہ معنی ہیں کہ اگر تم نے لے پالکوں کو خطاءً بے ارادہ انکے پرورش کرنے والوں کا بیٹا کہدیا یا کسی غیر کی اولاد کو محض زبان کی سبقت سے بیٹا کہا تو ان صورتوں میں گناہ نہیں ف٢ ممانعت کے بعد ف٣ دنیا و دین کے تمام امور میں اور نبی کا حکم ان پر نافذ اور نبی کی طاعت واجب اور نبی کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش واجب الترک یا یہ معنی ہیں کہ نبی مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ رأفت و رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور نافع تر ہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کیلئے دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اولیٰ ہوں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں مِنْ اَنْفُسِهِمْ کے بعد وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ بھی ہے مجاہد نے کہا کہ تمام انبیاء اپنی امت کے باپ ہوتے ہیں اور اسی رشتہ سے مسلمان آپس میں بھائی کہلاتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی دینی اولاد ہیں ف٤ تعظیم و حرمت میں اور نکاح کے ہمیشہ کیلئے حرام ہونے میں اور اسکے علاوہ دوسرے احکام میں مثل وراثت اور پردہ وغیرہ کے انکا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا اور ان کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور انکے بھائیوں اور بہنوں کو مومنین کے ماموں خالہ نہ کہا جائے گا ف٥ توارث میں ف٦ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اولی الارحام ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں کوئی اجنبی دینی برادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا ف٧ اس طرح کہ جس کیلئے چاہو کچھ وصیت کرو تو وصیت ثلث مال کے قدر میں توارث پر مقدم کی جائیگی خلاصہ یہ ہے کہ اول مال ذوی الفروض کو دیا جائیگا پھر عصبات کو پھر نسبی ذوی الفروض پر رد کیا جائیگا پھر ذوی الارحام کو دیا جائیگا پھر مولی الموالاۃ کو (تفسیر احمدی) ف٨ یعنی لوح محفوظ میں ف٩ رسالت کی تبلیغ اور دین حق کی دعوت دینے کا ف١٠ خصوصیت کیساتھ مسئلہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر دوسرے انبیاء پر مقدم کرنا ان سب پر آپ کی افضلیت کے اظہار کیلئے ہے ف١١ یعنی انبیاء سے یا ان کے تصدیق کرنے والوں سے ف١٢ یعنی جو اُنھوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور اُنھیں تبلیغ کی وہ دریافت فرمائے یا مومنین سے انکی تصدیق کا سوال کرے یا یہ معنی ہیں کہ انبیاء کو جو انکی امتوں نے جواب دیے وہ دریافت فرمائے اور اس سوال سے مقصود کفار کی تذلیل و تبکیت ہے ف١٣ جو اس نے جنگ احزاب کے دن فرمایا جسکو غزوۂ خندق کہتے ہیں جو جنگ احد سے ایک سال بعد تھا جبکہ مسلمانوں کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ مدینہ طیبہ میں محاصرہ کر لیا گیا تھا ف١٤ قریش اور غطفان اور یہود قریظہ و نضیر کے ف١٥ یعنی ملائکہ کے لشکر غزوۂ احزاب کا مختصر بیان یہ غزوہ شوال ٤ھ ہجری میں پیش آیا جب یہود بنی نضیر کو جلاوطن کیا گیا تو انکے اکابر مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچے اور انھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ جنگ کی ترغیب دلائی اور وعدہ کیا کہ ہم تمہارا ساتھ دینگے یہانتک کہ مسلمان نیست و نابود ہو جائیں ابوسفیان نے اس تحریک کی بہت قدر کی اور کہا کہ ہمیں دنیا میں وہ سب سے پیارا ہے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں ہمارا ساتھ دے پھر قریش نے ان یہودیوں سے کہا کہ تم پہلی کتاب والے ہو بتاؤ تو ہم حق پر ہیں یا محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہود نے کہا تمہیں حق پر ہو اس پر قریش خوش ہوئے اسی پر آیت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ نازل ہوئی پھر یہودی قبائل غطفان و قیس و غیلان وغیرہ میں گئے وہاں بھی یہی تحریک کی وہ سب انکے موافق ہوگئے اس طرح اُنھوں نے جابجا دورے کئے اور عرب کے قبیلہ قبیلہ کو مسلمانوں کے خلاف تیار کر لیا جب سب لوگ تیار ہو گئے تو قبیلہ خزاعہ کے چند لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفار کی ان زبردست تیاریوں کی اطلاع دی یہ اطلاع پاتے ہی حضور نے بمشورہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خندق کھودوانی شروع کر دی اس خندق میں مسلمانوں کیساتھ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود بھی کام کیا مسلمان خندق تیار کر کے فارغ ہوئے ہی تھے کہ مشرکین بارہ ہزار کا لشکر گراں لیکر ان پر ٹوٹ پڑے اور مدینہ طیبہ کا محاصرہ کر لیا خندق مسلمانوں کے اور انکے درمیان حائل تھی اسکو دیکھ کر متحیر ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ ایسی تدبیر ہے جس سے عرب لوگ اب تک واقف نہ تھے اب اُنھوں نے مسلمانوں پر تیر اندازی شروع کی اور اس محاصرہ کو پندرہ روز یا چوبیس روز گزرے مسلمانوں پر خوف غالب ہوا اور وہ بہت گھبرائے اور پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور ایک تیز ہوا بھیجی نہایت سرد اور اندھیری رات میں اس ہوا نے انکے خیمے گرا دیے طنابیں توڑ دیں کھونٹے اکھاڑ دیے ہانڈیاں الٹ دیں آدمی زمین پر گرنے لگے اور اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیجے جنھوں نے کفار کو لرزا دیا اور انکے دلوں میں دہشت ڈالدی مگر اس جنگ میں ملائکہ نے قتال نہیں کیا پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو خبر لینے کیلئے بھیجا وقت نہایت سرد تھا یہ ہتھیار لگا کر روانہ ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روانہ ہوتے وقت انکے چہرے اور بدن پر دست مبارک پھیرا جس سے انپر سردی اثر نہ کر سکی اور یہ دشمن کے لشکر میں پہنچ گئے وہاں تیز ہوا چل رہی تھی اور سنگ ریزے اڑ اڑ کر لوگوں کے لگ رہے تھے آنکھوں میں گرد پڑ رہی تھی عجب پریشانی کا عالم تھا لشکر کفار کے سردار ابوسفیان ہوا کا یہ عالم دیکھ کر اُٹھے اور اُنھوں نے قریش کو پکار کر کہا کہ جاسوسوں سے ہوشیار رہنا ہر شخص اپنے برابر والے کو دیکھ لے یہ اعلان ہونے کے بعد ہر ایک شخص نے اپنے برابر والے کو ٹٹولنا شروع کیا حضرت حذیفہ نے دانائی سے اپنے داہنے شخص کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کون ہے اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں اس کے بعد ابوسفیان نے کہا اے گروہ قریش تم ٹھہرنے کے مقام پر نہیں ہو گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چکے بنی قریظہ اپنے عہد سے پھر گئے اور ہمیں انکی طرف سے تشویشناک خبریں پہنچی ہیں ہوا نے جو حال کیا ہے وہ تم دیکھ ہی رہے ہو بس اب یہاں سے کوچ کر دو میں کوچ کرتا ہوں ابوسفیان یہ کہکر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے اور لشکر میں الرحیل الرحیل یعنی کوچ کوچ کا شور مچ گیا ہوا ہر چیز کو الٹے ڈالتی تھی مگر یہ ہوا اس لشکر سے باہر نہ تھی اب یہ لشکر بھاگ نکلا اور سامان کا بار کر کے لیجانا اسکو شاق ہو گیا اسلئے کثیر سامان چھوڑ گیا (جمل) ف١٦ یعنی تمہارا خندق کھودنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں ثابت قدم رہنا ف١٧ یعنی وادی کی بالائی جانب مشرق سے قبیلہ اسد و غطفان کے لوگ مالک بن عوف نضری و عیینہ بن حصن فزاری کی سرکردگی میں ایک ہزار کی جمعیت لے کر اور ان کے ساتھ طلیحہ بن خویلد اسدی (باقی بر ٦٥٨)

منزل ٥

ع ٨ ١٧

بقیہ از ص۴۹۷) بنی اسد کی جمعیت لیکر اور حیی بن اخطب یہود بنی قریظہ کی جمعیت لیکر وادی کی زیریں جانب مغرب سے قریش اور کنانہ بسرکردگی ابوسفیان بن حرب ف۱۸ اللہ شدت رعب و ہیبت سے حیرت میں آگئیں ف۱۹ خوف و اضطراب انتہا کو پہنچ گیا ف۲۰ منافق تو یہ گمان کرنے لگے کہ مسلمانوں کا نام و نشان باقی نہ رہے گا کفار کی اتنی بڑی جمعیت سب کو فنا کر ڈالے گی۔ اور مسلمانوں کو اللہ کی طرف سے مدد آنے اور اپنے منتخب ہونے کی امید تھی۔

الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿١١﴾ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَ

مسلمانوں کی جانچ ہوئی ف۱ اور خوب سختی سے جھنجھوڑے گئے اور جب کہنے لگے منافق اور

الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢﴾

جن کے دلوں میں روگ تھا ف۲ ہمیں اللہ و رسول نے وعدہ نہ دیا تھا مگر فریب کا ف۳

وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا

اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا ف۴ اے مدینہ والو ف۵ یہاں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں ف۶ تم گھروں کو واپس چلو

وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ

اور ان میں سے ایک گروہ ف۷ نبی سے اذن مانگتا تھا یہ کہہ کر کہ ہمارے گھر بے حفاظت ہیں اور وہ

بِعَوْرَةٍ ۖ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا

بے حفاظت نہ تھے وہ تو نہ چاہتے تھے مگر بھاگنا اور اگر ان پر فوجیں مدینہ کے اطراف سے آتیں

ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ

پھر ان سے کفر چاہتیں تو ضرور ان کا مانگا دے بیٹھتے ف۸ اور اس میں دیر نہ کرتے مگر تھوڑی اور بیشک

كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ

اس سے پہلے وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کا عہد پوچھا جائے گا

مَسْئُولًا ﴿١٥﴾ قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ

ف۹ تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا اگر موت یا قتل سے بھاگو

وَإِذًا لَا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ

ف۱۰ اور جب بھی دنیا نہ برتنے دیے جاؤ گے مگر تھوڑی ف۱۱ تم فرماؤ وہ کون ہے جو اللہ کا حکم تم پر سے ٹال دے

إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ

اگر وہ تمہارا برا چاہے ف۱۲ یا تم پر مہر فرمانا چاہے ف۱۳ اور وہ اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے

اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ

نہ مددگار بیشک اللہ جانتا ہے تمہارے ان کو جو اوروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے

لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٨﴾ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ

بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری طرف چلے آؤ ف۱۴ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر تھوڑے ف۱۵ تمہاری مدد میں گئی کرتے ہیں

ف۱ اور ان کا صبر و اخلاص محک امتحان پر لایا گیا

ف۲ یعنی ضعف اعتقاد

ف۳ یہ بات معتب بن قشیر نے کفار کے لشکر دیکھ کر کہی تھی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہمیں فارس و روم کی فتح کا وعدہ دیتے ہیں اور حال یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کی یہ مجال بھی نہیں کہ اپنے ڈیرے سے باہر نکل سکے تو یہ وعدہ نرا دھوکا ہے

ف۴ یعنی منافقین کے ایک گروہ نے

ف۵ یہ مقولہ منافقین کا ہے انھوں نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہا مسئلہ مسلمانوں کو یثرب نہ کہنا چاہیے حدیث شریف میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے کی ممانعت آئی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناگوار تھا کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں

ف۶ یعنی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لشکر میں

مع ۱۰ عند المتقدمین

منزل ۵

ف۷ یعنی بنی حارثہ و بنی سلمہ

ف۸ یعنی اسلام سے منحرف ہو جاتے

ف۹ یعنی آخرت میں اللہ تعالیٰ اسکو دریافت فرمائے گا کہ کیوں وفا نہیں کیا گیا

ف۱۰ کیونکہ جو مقدر ہے وہ ضرور ہو کر رہیگا

ف۱۱ یعنی اگر وقت نہیں آیا ہے تو بھی بھاگ کر تھوڑے ہی دن جتنی عمر باقی ہے اتنے ہی دنیا کو برتو گے اور یہ ایک قلیل مدت ہے

ف۱۲ یعنی اسکو تمہارا قتل و ہلاک منظور ہو تو اسکو کوئی دفع نہیں کر سکتا

ف۱۳ امن و عافیت عطا فرما کر

ف۱۴ اور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ دو انکے ساتھ جہاد میں نہ رہو اس میں جان کا خطرہ ہے شانِ نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی انکے پاس یہود نے پیام بھیجا تھا کہ تم کیوں اپنی جانیں ابوسفیان کے ہاتھوں سے ہلاک کرانا چاہتے ہو اس کے لشکری اس مرتبہ اگر تمہیں پا گئے تو تم میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑیں گے ہمیں تمہارا اندیشہ ہے تم ہمارے بھائی اور ہمسایہ ہو ہمارے پاس آ جاؤ یہ خبر پا کر عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول منافق اور اس کے ساتھی مومنین کو ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں سے ڈرا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے روکنے لگے اور اس میں انھوں نے بہت کوشش کی لیکن جس قدر انھوں نے کوشش کی مومنین کا ثبات استقلال اور بڑھتا گیا ف۱۵ ریاکاری اور دکھاوٹ کے لیے

فَإِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي

پھر جب ڈر کا وقت آئے تم اُنھیں دیکھو گے تمھاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ انکی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے

يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ

کسی پر موت چھائی ہو پھر جب ڈر کا وقت نکل جائے ف۱ تمھیں طعنے دینے لگیں تیز

حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ

زبانوں سے مال غنیمت کے لالچ میں ف۲ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں ف۳ تو اللہ نے انکے عمل اکارت کردیے

وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٩﴾ يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ

ف۴ اور یہ اللہ کو آسان ہے وہ سمجھ رہے ہیں کہ کافروں کے لشکر ابھی نہ گئے ف۵

وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ

اور اگر لشکر دوبارہ آئیں تو اُنکی ف۶ خواہش ہوگی کہ کسی طرح گاؤں میں نکل کر ف۷ تمھاری خبریں

يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢٠﴾

پوچھتے ف۸ اور اگر وہ تم میں رہتے جب بھی نہ لڑتے مگر تھوڑے ف۹

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ

بیشک تمھیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے ف۱۰ اس کے لیے کہ اللہ

وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ

اور پچھلے دن کی اُمید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے ف۱۱ اور جب مسلمانوں نے کافروں کے لشکر دیکھے بولے یہ ہے وہ جو

قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَ

ہمیں وعدہ دیا تھا اللہ اور اس کے رسول نے ف۱۲ اور سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے ف۱۳ اور

مَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ﴿٢٢﴾ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا

اُس سے اُنھیں نہ بڑھا مگر ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونا مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنھوں نے سچا کردیا

مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ

جو عہد اللہ سے کیا تھا ف۱۴ تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کرچکا ف۱۵ اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے

وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ لِّيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَ

ف۱۶ اور وہ ذرا نہ بدلے ف۱۷ تاکہ اللہ سچوں کو اُن کے سچ کا صلہ دے اور

ف۱ اور امن و غنیمت حاصل ہو ف۲ اور یہ کہیں ہمیں زیادہ حصہ دو ہماری ہی وجہ سے تم غالب ہوئے ہو ف۳ حقیقت میں اگرچہ اُنھوں نے زبانوں سے ایمان کا اظہار کیا ف۴ یعنی چونکہ حقیقت میں وہ مؤمن نہ تھے اس لیے اُنکے تمام ظاہری عمل جہاد وغیرہ سب باطل کردیے ف۵ یعنی منافقین اپنی بزدلی و نامردی سے ابھی تک یہ سمجھ رہے ہیں کہ کفار قریش و غطفان و یہود وغیرہ ابھی تک میدان چھوڑ کر بھاگے نہیں ہیں اگرچہ حقیقت حال یہ ہے کہ وہ بھاگ چکے ف۶ یعنی منافقین کی اپنی نامردی کے باعث یہی آرزو اور ف۷ مدینہ طیبہ کے آنے جانے والوں سے ف۸ کہ مسلمانوں کا کیا انجام ہوا کفار کے مقابلہ میں انکی کیا حالت رہی ف۹ ریاکاری اور عذر رکھنے کے لیے تاکہ یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ ہم بھی تو تمھارے ساتھ جنگ میں شریک تھے ف۱۰ انکا اچھی طرح اتباع کرو اور دین الٰہی کی مدد کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلو یہ بہتر ہے ف۱۱ ہر موقع پر اسکا ذکر کرے خوشی میں بھی رنج میں بھی تنگی میں بھی فراخی میں بھی ف۱۲ کہ تمھیں شدت و بلا پہونچے گی اور تم آزمائش میں ڈالے جاؤ گے اور پہلوں کی طرح تم پر سختیاں آئیں گی اور لشکر جمع ہو ہو کر تم پر ٹوٹیں گے اور انجام کار تم غالب ہوگے اور تمھاری مدد فرمائی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم الآیہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ پچھلی نو یا دس راتوں میں لشکر تمھاری طرف آنیوالے ہیں جب اُنھوں نے دیکھا کہ اس میعاد پر لشکر آگئے تو کہا یہ ہے وہ جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا ف۱۳ یعنی جو اس کے وعدے ہیں سب سچے ہیں سب یقیناً واقع ہوں گے ہماری مدد بھی ہوگی ہمیں غلبہ بھی دیا جائے گا اور مکہ مکرمہ اور روم و فارس بھی فتح ہونگے ف۱۴ حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ اور حضرت سعید بن زید اور حضرت حمزہ اور حضرت مُصْعَب وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نذر کی تھی کہ وہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہانتک کہ شہید ہوجائیں انکی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا کہ اُنھوں نے اپنا وعدہ سچا کردیا ف۱۵ جہاد پر ثابت رہا یہانتک کہ شہید ہوگیا جیسے کہ حضرت حمزہ و مُصْعَب رضی اللہ تعالیٰ عنہما ف۱۶ اور شہادت کا انتظار کر رہا ہے جیسے کہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ف۱۷ اپنے عہد پر ایسے ہی ثابت قدم رہے شہید ہو جانے والے بھی اور شہادت کا انتظار کرنے والے بھی اس میں ان منافقین اور مریض القلب لوگوں پر تعریض ہے جو اپنے عہد پر قائم نہ رہے۔

ع ۲
۱۲
۱۸

منزل ۵

يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

منافقوں کو عذاب کرے اگر چاہے یا اُنھیں توبہ دے بے شک اللہ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ

بخشنے والا مہربان ہے اور اللہ نے کافروں کو ف۱ انکے دلونکی جلن کے ساتھ پلٹایا کہ کچھ بھلا نہ پایا

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ ﴿۲۵﴾ وَ

ف۲ اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرما دی ف۳ اور اللہ زبردست عزت والا ہے اور

اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ

جن اہل کتاب نے انکی مدد کی تھی ف۴ انھیں اُن کے قلعوں سے اُتارا ف۵

وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ

اور ان کے دلوں میں رعب ڈالا ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو ف۶ اور ایک گروہ کو

فَرِيْقًا ۚ ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا

قید ف۷ اور ہم نے تمھارے ہاتھ لگائے انکی زمین اور انکے مکان اور انکے مال ف۸ اور وہ زمین جسپر تم نے

لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۚ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ

ابھی قدم نہیں رکھا ہے ف۹ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اے غیب بتانے والے (نبی)

لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ

اپنی بیبیوں سے فرما دے اگر تم دنیا کی زندگی اور اسکی آرائش چاہتی ہو ف۱۰ تو آؤ میں

اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ

تمھیں مال دوں ف۱۱ اور اچھی طرح چھوڑ دوں ف۱۲ اور اگر تم اللہ

وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ

اور اسکے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمھاری نیکی والیوں کے لیے

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

بڑا اجر تیار کر رکھا ہے اے نبی کی بیبیو جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرأت کرے ف۱۳

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

اس پر اوروں سے دونا عذاب ہوگا ف۱۴ اور یہ اللہ کو آسان ہے

ف۱ یعنی قریش و غطفان وغیرہ کے لشکروں کو جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہے ف۲ ناکام و نامراد واپس ہوئے ف۳ کہ دشمن فرشتوں کی تکبیروں اور ہوا کی سختیوں سے بھاگ نکلے ف۴ یعنی بنی قریظہ نے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل قریش و غطفان وغیرہ احزاب کی مدد کی تھی ف۵ اس میں غزوہ بنی قریظہ کا بیان ہے یہ آخر ذی قعدہ ۵ھ یا ۴ھ میں ہوا جب غزوہ خندق میں شب کو مخالفین کے لشکر بھاگ گئے جسکا اوپر کی آیات میں ذکر ہو چکا ہے اس شب کی صبح کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور ہتھیار اتار دیے اس روز ظہر کے وقت جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک دھویا جا رہا تھا جبریل امین حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا کہ حضور نے ہتھیار رکھ دیے فرشتوں نے چالیس روز سے ہتھیار نہیں رکھے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو بنی قریظہ کی طرف جانے کا حکم فرماتا ہے حضور نے حکم فرمایا کہ ندا کر دی جائے کہ جو فرمانبردار ہو وہ عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر حضور یہ فرما کر روانہ ہو گئے اور مسلمان چلنے شروع ہوئے اور یکے بعد دیگرے حضور کی خدمت میں پہونچتے رہے یہاں تک کہ بعضے حضرات نماز عشا کے بعد پہونچے لیکن انھوں نے اسوقت تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کیونکہ حضور نے بنی قریظہ میں پہونچ کر عصر کی نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اس لیے اس روز انھوں نے عصر بعد عشا پڑھی اور اس پر اللہ تعالیٰ نے انکی گرفت فرمائی نہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لشکر اسلام نے پچیس روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ رکھا اس سے وہ تنگ آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں میں رعب ڈالا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم میرے حکم پر قلعوں سے اترو گے انھوں نے انکار کیا تو فرمایا کیا قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کے حکم پر اترو گے اس پر وہ راضی ہوئے اور سعد بن معاذ کو انکے بارے میں حکم دینے پر مامور فرمایا حضرت سعد نے حکم دیا کہ مرد قتل کر دیے جائیں عورتیں اور بچے قید کیے جائیں پھر بازار مدینہ میں خندق کھودی گئی اور وہاں لا کر ان سب کی گردنیں ماری گئیں ان لوگوں میں قبیلہ بنی نضیر کا سردار حیی بن اخطب اور بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد بھی تھا اور یہ لوگ چھ سو یا سات سو جوان تھے جو گردنیں کاٹ کر خندق میں ڈال دیے گئے (مدارک و جمل) ف۶ یعنی مقاتلین کو ف۷ عورتوں اور بچوں کو ف۸ نقد اور سامان اور مویشی سب مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں ف۹ اس زمین سے مراد خیبر ہے جو فتح قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آیا یا وہ ہر زمین مراد ہے جو قیامت تک فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آنے والی ہے ف۱۰ یعنی اگر تمھیں مال کثیر اور اسباب عیش درکار ہے شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ سے دنیوی سامان طلب کیے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی یہاں تو کمال زہد تھا سامان دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لیے یہ خاطر اقدس پر گراں ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی اور ازواج مطہرات کو تخییر دی گئی اسوقت حضور کی نو بیبیاں تھیں پانچ قریشیہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حفصہ بنت فاروق ام حبیبہ بنت ابی سفیان ام سلمہ بنت ابی امیہ سودہ بنت زمعہ اور چار غیر قریشیہ زینب بنت جحش اسدیہ میمونہ بنت حارث ہلالیہ صفیہ بنت حیی بن اخطب خیبریہ جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ آیت سنا کر اختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کر کے جو رائے ہو اس پر عمل کرو انھوں نے عرض کیا حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسا میں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا مسئلہ جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے زوج کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ہمارے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے ف۱۱ جس عورت کے ساتھ بعد نکاح دخول یا خلوت صحیحہ ہوئی ہو اس کو طلاق دی جائے تو کچھ سامان دینا مستحب ہے اور وہ سامان تین کپڑوں کا جوڑا ہوتا ہے یہاں مال سے وہی مراد ہے مسئلہ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اس کو قبل دخول طلاق دی تو یہ جوڑا دینا واجب ہے ف۱۲ بغیر کسی ضرر کے ف۱۳ جیسے کہ شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور اس کے ساتھ کج خلقی سے پیش آنا کیونکہ بدکاری سے تو اللہ تعالیٰ انبیاء کی بیبیوں کو پاک رکھتا ہے ف۱۴ کیونکہ جس شخص کی فضیلت زیادہ ہوتی ہے اس سے اگر قصور واقع ہو تو وہ قصور بھی دوسروں کے قصور سے زیادہ سخت قرار دیا جاتا ہے مسئلہ اسی لیے عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے زیادہ قبیح ہوتا ہے اور اسی لیے آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ مقرر ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیاں تمام جہان کی عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اس لیے ان کی ادنیٰ بات سخت گرفت کے قابل ہے فائدہ لفظ فاحشہ جب معرفہ ہو کر وارد ہو تو اس سے زنا اور لواطت مراد ہوتی ہے اور اگر نکرہ غیر موصوفہ ہو کر لایا جائے تو اس سے تمام گناہ مراد ہوتے ہیں اور جب موصوف ہو کر وارد ہو تو اس سے شوہر کی نافرمانی اور فساد معاشرت مراد ہوتا ہے اس آیت میں نکرہ موصوفہ ہے اسی لیے اس سے شوہر کی اطاعت میں کوتاہی اور کج خلقی مراد ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے۔
(جمل وغیرہ)

منزل ۵

ع ۷
۱۹

ف۱ اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیو ف۲ یعنی اگر اوروں کو ایک نیکی پر دس گنا ثواب دینگے تو تمہیں بیس گنا کیونکہ تمام جہان کی عورتوں سے تمہیں شرف و فضیلت ہے اور تمہارے عمل میں بھی دو جہتیں ہیں ایک ادائے طاعت دوسرے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا جوئی اور قناعت و حسنِ معاشرت کے ساتھ حضور کو خوشنود کرنا ف۳ جنت میں ف۴ تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اور تمہارا اجر سب سے بڑھکر جہان کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں

ف۵ اس میں تعلیم آداب ہے کہ اگر بضرورت غیر مرد کر پس پردہ گفتگو کرنی پڑے تو قصد کرو کہ لہجہ میں نزاکت نہ آنے پائے اور بات میں لوچ نہ ہو بات نہایت سادگی کے ساتھ کیجائے عفت مآب خواتین کے لیے یہی شایاں ہے ف۶ دین و اسلام کی اور نیکی کی تعلیم اور پند و نصیحت کی اگر ضرورت پیش آئے مگر بے لوچ لہجہ سے ف۷ اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں اپنی زینت و محاسن کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں اور پچھلی جاہلیت سے اخیر زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال پہلوں کی مثل ہو جائیں گے ف۸ یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو اس آیت سے اہل بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہل بیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات اور حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہرا اور علی مرتضیٰ اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب داخل ہیں آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے ان آیات میں اہل بیت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقویٰ و پرہیزگاری کے پابند رہیں گناہوں کو ناپاکی سے اور پرہیزگاری کو پاکی سے استعارہ فرمایا گیا کیونکہ گناہوں کا مرتکب ان سے ایسا ہی ملوث ہوتا ہے جیسا جسم نجاستوں سے اس طرزِ کلام سے مقصود یہ ہے کہ اربابِ عقول کو گناہوں سے نفرت دلائی جائے اور تقویٰ و پرہیزگاری کی ترغیب دیجائے ف۹ یعنی سنت ف۱۰ شانِ نزول اسماء بنت عمیس جب اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو ازواج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملکر انھوں نے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کے باب میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہے انھوں نے فرمایا نہیں تو اسماء نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور عورتیں بڑے ٹوٹے میں ہیں فرمایا کیوں عرض کیا کہ انکا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہی نہیں جیسا کہ مردوں کا ہوتا ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انکے دس مراتب مردوں کے ساتھ ذکر کیے گئے اور انکے ساتھ انکی مدح فرمائی گئی اور مراتب میں سے پہلا مرتبہ اسلام ہے جو خدا اور رسول کی فرمانبرداری ہے دوسرا ایمان کہ وہ اعتقاد صحیح اور ظاہر و باطن کا موافق ہونا ہے تیسرا مرتبہ قنوت یعنی طاعت ہے ف۱۱ اس میں چوتھے مرتبہ کا بیان ہے کہ وہ صدق نیات و صدق اقوال و افعال ہے اس کے بعد پانچویں مرتبہ صبر کا بیان ہے کہ طاعتوں کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے احتراز رکھنا خواہ نفس پر کتنا ہی شاق اور گراں ہو

ع
۱

منزل ۵

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ

اور ف۱ جو تم میں فرمانبردار رہے اللہ اور رسول کی اور اچھا

صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ

کام کرے ہم اُسے اوروں سے دونا ثواب دینگے ف۲ اور ہم نے اسکے لیے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ف۳ اے

النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ

نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو ف۴ اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو

فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ وَقَرْنَ

کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ف۵ ہاں اچھی بات کہو ف۶ اور اپنے

فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ

گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی ف۷ اور نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ

قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا

اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾

ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے ف۸

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیتیں اور حکمت ف۹ بیشک اللہ

كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ

ہر باریکی جانتا خبردار ہے بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ف۱۰ اور ایمان والے

وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَ

اور ایمان والیاں اور فرمانبردار اور فرمانبرداریں اور سچے اور سچیاں ف۱۱ اور

الصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ

صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور

الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ

خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور

رضائے الٰہی کے لیے اختیار کیا جائے اسکے بعد پھر چھٹے مرتبہ خشوع کا بیان ہے جو طاعتوں اور عبادتوں میں قلوب و جوارح کے ساتھ متواضع ہونا ہے اس کے بعد ساتویں مرتبہ صدقہ کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے مال میں سے اسکی راہ میں بطریق فرض و نفل دینا ہے پھر آٹھویں مرتبہ صوم کا بیان ہے یہ بھی فرض و نفل دونوں کو شامل ہے منقول ہے کہ جس نے ہر ہفتہ ایک درم صدقہ کیا وہ متصدقین میں اور جس نے ہر مہینہ ایام بیض کے تین روزے رکھے وہ صائمین میں شمار کیا جاتا ہے اسکے بعد نویں مرتبہ عفت کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی پارسائی کو محفوظ رکھے اور جو حلال نہیں ہے اس سے بچے سب کے آخر میں دسویں مرتبہ کثرت ذکر کا بیان ہے ذکر میں تسبیح تحمید تہلیل تکبیر قراءت قرآن علم دین کا پڑھنا پڑھانا نماز وعظ نصیحت میلاد شریف نعت شریف پڑھنا سب داخل ہیں کہا گیا ہے کہ بندہ ذاکرین میں جب شمار ہوتا ہے جبکہ وہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں اللہ کا ذکر کرے۔

ف۱ شانِ نزول یہ آیت زینب بنت جحش اسدیہ اور انکے بھائی عبداللہ بن جحش اور انکی والدہ اُمیمہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی اُمیمہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی
تھیں واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جنکو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد کیا تھا اور وہ حضور ہی کی خدمت میں رہتے تھے حضور نے زینب کیلئے انکا پیام دیا اسکو زینب نے اور اُن کے
بھائی نے منظور نہیں کیا اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضرت زینب اور انکے بھائی اس حکم کو سنکر راضی ہو گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح انکے ساتھ کر دیا اور حضور نے
انکا مہر دس دینار ساٹھ درہم ایک جوڑا کپڑا پچاس مد (ایک
پیمانہ ہے) کھانا تیس صاع کھجوریں دیں مسئلہ اس سے معلوم
ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاعت ہر
امر میں واجب ہے اور نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے
نفس کا بھی خود مختار نہیں مسئلہ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا
کہ امر وجوب کیلیے ہوتا ہے فائدہ بعض تفاسیر میں حضرت
زید کو غلام کہا گیا ہے مگر یہ خالی از تسامح نہیں کیونکہ وہ حر تھے
گرفتاری سے بالخصوص قبل بعثت شرعاً کوئی شخص مرقوق یعنی
مملوک نہیں ہو جاتا اور وہ زمانہ فترت کا تھا اور اہل فترت کو
حربی نہیں کہا جاتا (کذافی الجمل) ف۲ اسلام کی جو بڑی جلیل
نعمت ہے ف۳ آزاد فرما کر مراد اس سے حضرت زید بن حارثہ
ہیں کہ حضور نے اُنھیں آزاد کیا اور انکی پرورش فرمائی ف۴
شانِ نزول جب حضرت زید کا نکاح حضرت زینب سے ہو چکا
تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ کی
طرف سے وحی آئی کہ زینب آپکے ازواج طاہرات میں داخل ہونگی
اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت زید
اور زینب کے درمیان موافقت نہ ہوئی اور حضرت زید نے سید
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت زینب کی سخت گفتاری
تیز زبانی عدم اطاعت اور اپنے آپکو بڑا سمجھنے کی شکایت کی ایسا
بار بار اتفاق ہوا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت
زید کو سمجھا دیتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۵ زینب پر
کبر وایذائے شوہر کے الزام لگانے میں ف۶
یعنی آپ یہ ظاہر نہیں فرماتے تھے کہ زینب
سے تمہارا نباہ نہیں ہو سکے گا اور طلاق ضرور
منزل ۵
واقع ہو گی اور اللہ تعالیٰ اُنھیں ازواج مطہرات میں داخل
کرے گا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا ف۷ یعنی
جب حضرت زید نے زینب کو طلاق دیدی تو آپ کو لوگوں کے
طعن کا اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہے حضرت زینب کے ساتھ
نکاح کرنے کا اور ایسا کرنے سے لوگ طعنہ دیں گے کہ سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیا جو
انکے منھ بولے بیٹے کے نکاح میں رہی تھی مقصود یہ ہے کہ امر مباح
میں بے جا طعن کرنے والوں کا کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہیے ف۸ اور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ کا خوف
رکھنے والے اور سب سے زیادہ تقویٰ والے ہیں جیسا کہ حدیث
شریف میں ہے ف۹ اور حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق
دیدی اور عدت گزر گئی ف۱۰ حضرت زینب کی عدت گزرنے
کے بعد ان کے پاس حضرت زید رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کا پیام لے کر گئے اور انھوں نے سر جھکا کر کمال شرم و ادب
سے اُنھیں یہ پیام پہونچایا انھوں نے کہا کہ اس معاملہ میں میں
اپنی رائے کو کچھ بھی دخل نہیں دیتی جو میرے رب کو منظور ہو اسپر
راضی ہوں یہ کہکر وہ بارگاہ الٰہی میں متوجہ ہوئیں اور انھوں نے
نماز شروع کر دی اور یہ آیت نازل ہوئی حضرت زینب کو اس
نکاح سے بہت خوشی اور فخر ہوا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
سلم نے اس شادی کا ولیمہ بہت وسعت کے ساتھ کیا ف۱۱
یعنی تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ لے پالک کی بی بی سے نکاح جائز
ہے ف۱۲ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو انکے لیے مباح کیا اور باب نکاح
میں جو وسعت اُنھیں عطا فرمائی اسپر اقدام کرنے میں کچھ حرج نہیں ف۱۳ یعنی انبیاء علیہم السلام کو باب نکاح میں وسعتیں دی گئیں کہ دوسروں سے زیادہ عورتیں اُنکے لیے حلال فرمائیں جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی
سو بیبیاں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیبیاں تھیں یہ اُنکے خاص احکام ہیں انکے سوا دوسروں کو روا نہیں نہ کوئی اسپر معترض ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسکے لیے جو حکم فرمائے اسپر کسی کو اعتراض کی کیا
مجال اس میں یہود کا رد ہے جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چار سے زیادہ نکاح کرنے پر طعن کیا تھا اس میں اُنھیں بتایا گیا کہ یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلیے خاص ہے جیسا کہ پہلے انبیاء کے لیے
تعداد ازواج میں خاص احکام تھے ف۱۴ تو اُسی سے ڈرنا چاہیے۔

الْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً
نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کیلئے اللہ نے بخشش

وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ
اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و

رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ
رسول کچھ حکم فرما دیں تو اُنھیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے ف۱ اور جو حکم نہ مانے اللہ

وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ؕ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ
اور اسکے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَ
جسے اللہ نے نعمت دی ف۲ اور تم نے اُسے نعمت دی ف۳ کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے ف۴ اور اللہ سے ڈر

تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ
ف۵ اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا ف۶ اور تمھیں لوگوں کے طعنہ کا اندیشہ تھا ف۷ اور اللہ زیادہ

اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ
سزاوار ہے کہ اسکا خوف رکھو ف۸ پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی ف۹ تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دیدی ف۱۰ کہ

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ
مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے اُنکے لے پالکوں ۱؎ کی بیبیوں میں جب ان سے انکا کام ختم ہو جائے

وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ
ف۱۱ اور اللہ کا حکم ہو کر رہنا نبی پر کوئی حرج نہیں

فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ
اس بات میں جو اللہ نے اسکے لیے مقرر فرمائی ف۱۲ اللہ کا دستور چلا آرہا ہے اُنمیں جو پہلے گزر چکے ف۱۳ اور

اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ۙ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ
اللہ کا کام مقرر تقدیر ہے وہ جو اللہ کے پیام پہونچاتے اور

يَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾
اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ کرتے اور اللہ بس ہے حساب لینے والا ف۱۴

۱؎ پالکوں، منھ بولے بیٹے

ف۱ تو حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ انکی منکوحہ آپکے لیے حلال نہ ہوتی قاسم و طیب و طاہر و ابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہونچے کہ اُنھیں مرد کہا جا اُنھوں نے بچپن میں وفات پائی ف۲ اور
سب رسول ناصح شفیق اور واجب التوقیر و لازم الطاعۃ ہونیکے لحاظ سے اپنی اُمت کے باپ کہلاتے ہیں بلکہ انکے حقوق حقیقی باپ کے حقوق سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے اُمت حقیقی اولاد نہیں ہو جاتی
اور حقیقی اولاد کے تمام احکام وراثت وغیرہ اسکے لیے ثابت نہیں ہوتے ف۳ یعنی آخر الانبیا کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی آپکی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں
مل سکتی حتی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے تو اگرچہ نبوت
پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عامل ہونگے اور اسی
شریعت پر حکم کرینگے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز
پڑھیں گے حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نص قرآنی بھی اس میں
وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حد تواتر تک پہونچتی
ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں آپکے بعد
کوئی نبی ہونیوالا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو
نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام
ہے ف۴ کیونکہ صبح و شام کے اوقات ملائکہ روز و شب کے جمع ہونیکے وقت
ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اطراف لیل و نہار کا ذکر کرنے سے ذکر کی مداومت
کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے ف۵ شانِ نزول حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ
عَلَى النَّبِيِّ نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم جب آپکو اللہ تعالیٰ کوئی فضل
و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپکے طفیل میں نوازتا ہے اسپر
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ف۶ یعنی کفر و معصیت اور ناخدا شناسی
کی اندھیریوں سے حق و ہدایت اور معرفت و خدا شناسی کی روشنی کی طرف
ہدایت فرمائے ف۷ ملتے وقت سے مراد یا موت کا وقت ہے یا قبروں سے نکلنے کا یا
جنت میں داخل ہونیکا مروی ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ السلام کسی مومن
کی روح اسکو سلام کیے بغیر قبض نہیں فرماتے حضرت ابن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو
کہتے ہیں کہ تیرا رب تجھے سلام فرماتا ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ مومنین جب قبروں
سے نکلیں گے تو ملائکہ سلامتی کی بشارت کے طور پر اُنھیں سلام
کرینگے (جمل و خازن) ف۸ شاہد کا ترجمہ حاضر
و ناظر بہت بہترین ترجمہ ہے مفردات راغب میں ہے اَلشُّهُوْدُ
وَالشَّهَادَةُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِيْرَةِ
یعنی شہود اور شہادت کے معنی ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونیکے بصر کے ساتھ ہو
یا بصیرت کے ساتھ اور گواہ کو بھی اسی لیے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ
جو علم رکھتا ہے اسکو بیان کرتا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم
کی طرف مبعوث ہیں آپکی رسالت عامہ ہے جیسا کہ سورۂ فرقان کی پہلی آیت
میں بیان ہوا تو حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت تک ہونیوالی
ساری خلق کے شاہد ہیں اور انکے اعمال و افعال و احوال تصدیق تکذیب
ہدایت ضلال سب کا مشاہدہ فرماتے ہیں (ابو السعود و جمل) ف۹ یعنی
ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری اور کافروں کو عذاب جہنم کا ڈر سناتا ف۱۰
یعنی خلق کو طاعت الٰہی کی دعوت دیتا ف۱۱ سراج کا ترجمہ آفتاب قرآن کریم کے بالکل مطابق
ہے کہ اس میں آفتاب کو سراج فرمایا گیا ہے جیسا کہ سورہ نوح میں وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا
اور آخر پارہ کی پہلی سورۃ میں وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا اور در حقیقت ہزاروں
آفتابوں سے زیادہ روشنی آپکے نورِ نبوت نے پہنچائی اور کفر و شرک کے ظلمات
شدیدہ کو اپنے نورِ حقیقت افروز سے دور کر دیا اور خلق کیلیے معرفت و توحید
الٰہی تک پہنچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں اور ضلالت کے وادی تاریک
میں راہ گم کرنے والوں کو اپنے انوار ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نورِ نبوت سے
ضمائر و بصائر اور قلوب و ارواح کو منور کیا حقیقت میں آپکا وجود
مبارک ایسا آفتاب عالم تاب ہے جس نے ہزارہا آفتاب بنا دیے اسی لیے
اسکی صفت میں منیر ارشاد فرمایا گیا ف۱۲ جبتک کہ اس بارے میں اللہ
تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم دیا جائے ف۱۳ مسئلہ اس آیت سے معلوم
ہوا کہ اگر عورت کو قبل قربت طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں
مسئلہ خلوتِ صحیحہ قربت کے حکم میں ہے تو اگر خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ
محمد تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ف۱ ہاں اللہ کے رسول ہیں ف۲ اور سب

النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٤٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
نبیوں میں پچھلے ف۳ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اے ایمان والو

اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِيْ
اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بولو ف۴ وہی ہے

يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ
کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اسکے فرشتے ف۵ کہ تمھیں اندھیریوں سے اُجالے کی طرف نکالے ف۶

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ
اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے اُنکے لیے ملتے وقت کی دعا سلام ہے ف۷

وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ
اور انکے لیے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے اے غیب کی خبریں بتانیوالے (نبی)، بیشک ہم نے تمھیں بھیجا حاضر ناظر ف۸ اور

مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾
خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا ف۹ اور اللہ کی طرف اسکے حکم سے بلاتا ف۱۰ اور چمکا دینے والا آفتاب ف۱۱

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ
اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ انکے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے اور

الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى
کافروں اور منافقوں کی خوشی نہ کرو اور انکی ایذا پر درگزر فرماؤ ف۱۲ اور اللہ پر بھروسا رکھو اور

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ
اللہ بس ہے کارساز اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر اُنھیں

طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ
بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمھارے لیے کچھ

عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾
عدت نہیں جسے گنو ف۱۳ تو اُنھیں کچھ فائدہ دو ف۱۴ اور اچھی طرح سے چھوڑ دو ف۱۵

واقع ہو تو عدت واجب ہوگی اگرچہ مباشرت نہ ہوئی ہو مسئلہ یہ حکم مؤمنہ اور کتابیہ دونوں کو عام ہے لیکن آیت میں مومنات کا ذکر فرمانا اس طرف مشیر ہے کہ نکاح کرنا مؤمنہ سے اولیٰ ہے ف۱۴ مسئلہ یعنی اگر انکا مہر مقرر
ہو چکا تھا تو قبل خلوت طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جسمیں تین کپڑے ہوتے ہیں ف۱۵ اچھی طرح چھوڑنا یہ ہے کہ اُنکے حقوق ادا کر دیے
جائیں اور انکو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور اُنھیں روکا نہ جائے کیونکہ اُنپر عدت نہیں ہے۔

منزل ۵

ف۱ مہر کی تعجیل اور عقد میں تعیین افضل ہے شرط حلت نہیں کیونکہ مہر کو معجل طریقہ پر دینا یا اسکو مقرر کرنا اولیٰ اور بہتر ہے واجب نہیں (تفسیر احمدی) ف۲ مثل حضرت صفیہ و حضرت جویریہ کے جنکو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور ان سے نکاح کیا مسئلہ غنیمت میں ملنے کا ذکر بھی فضیلت کے لیے ہے کیونکہ مملوکات بملک یمین خواہ خرید سے ملک میں آئی ہوں یا ہبہ سے یا دراثت سے یا وصیت سے وہ سب حلال ہیں ف۳ ساتھ ہجرت کرنے کی قید بھی افضل کا بیان ہے کیونکہ بغیر ساتھ ہجرت کرنیکے بھی ان میں سے ہر ایک حلال ہے اور

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ

اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمھارے لیے حلال فرمائیں تمھاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو ف۱

وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ

اور تمھارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمھیں غنیمت میں دیں ف۲ اور تمھارے چچا کی بیٹیاں اور پھپیوں کی

عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ

بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنھوں نے تمھارے ساتھ ہجرت کی

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ

ف۳ اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے اگر نبی اُسے

اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا

نکاح میں لانا چاہے ف۴ یہ خاص تمھارے لیے ہے اُمت کے لیے نہیں ف۵ ہمیں معلوم ہے

مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ

جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے ان کی بیبیوں اور ان کے ہاتھ کے مال کنیزوں میں ف۶ یہ خصوصیت تمھاری

عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ

ف۷ اسلیے کہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو

وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ

اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو ف۸ اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اُسے تمھارا جی چاہے تو اس میں بھی

عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ

تم پر کچھ گناہ نہیں ف۹ یہ امر اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غم نہ کریں اور تم انھیں جو کچھ

بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں ف۱۰ اور اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ

عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ

علم و حلم والا ہے ان کے بعد ف۱۱ اور عورتیں تمھیں حلال نہیں ف۱۲ اور نہ یہ کہ ان کے عوض

بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ

اور بیبیاں بدلو ف۱۳ اگرچہ تمھیں ان کا حسن بھائے مگر کنیز تمھارے ہاتھ کا مال ف۱۴

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خاص حضور کے حق میں ان عورتوں کی حلت اس قید کے ساتھ مقید ہو جیسا کہ ام ہانی بنت ابی طالب کی روایت اسطرف مشیر ہے ف۴ معنیٰ یہ ہیں کہ ہم نے آپکے لیے اس مؤمنہ عورت کو حلال کیا جو بغیر مہر اور بغیر شروط نکاح اپنی جان آپ کو ہبہ کرے بشرطیکہ آپ اُسے نکاح میں لانیکا ارادہ فرمائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں آئندہ کے حکم کا بیان ہے کیونکہ وقت نزول آیت حضور کے ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو ہبہ کے ذریعہ سے مشرف بزوجیت ہوئی ہوں اور جن مؤمنہ بیبیوں نے اپنی جانیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر کردیں وہ میمونہ بنت حارث اور خولہ بنت حکیم اور اُم شریک اور زینب بنت خزیمہ ہیں (تفسیر احمدی) ف۵ یعنی نکاح بے مہر خاص آپکے لیے جائز ہے اُمت کے لیے نہیں اُمت پر بہرحال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر معین کریں یا قصداً مہر کی نفی کریں مسئلہ نکاح بلفظ ہبہ جائز ہے ف۶ یعنی بیبیوں کے حق میں جو کچھ مقرر فرمایا ہے مہر اور گواہ اور باری کا واجب ہونا اور چار حرہ عورتوں تک کو نکاح میں لانا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شرعاً مہر کی مقدار اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرر ہے اور وہ دس درہم ہیں جس سے کم کرنا ممنوع ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ف۷ جو اوپر ذکر ہوئی کہ عورتیں آپ کیلیے محض ہبہ سے بغیر مہر کے حلال کی گئیں

منزل ۵

ف۸ یعنی آپکو اختیار دیا گیا ہے کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بیبیوں میں باری مقرر کریں یا نہ کریں لیکن باوجود اس اختیار کے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ازواج مطہرات کے ساتھ عدل فرماتے اور انکی باریاں برابر رکھتے بجز حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنھوں نے اپنی باری کا دن حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیدیا تھا اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا کہ میرے لیے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کے ازواج میں ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے اپنی جانیں حضور کو نذر کیں اور حضور کو اختیار دیا گیا کہ ان میں سے جسکو چاہیں قبول کریں اسکے ساتھ تزوج فرمائیں اور جسکو چاہیں انکار فرمادیں ف۹ یعنی ازواج میں سے آپ نے جسکو معزول یا ساقط القسمۃ کر دیا ہو آپ جب چاہیں اس کی طرف التفات فرمائیں اور اسکو نوازیں اسکا آپکو اختیار دیا گیا ہے ف۱۰ کیونکہ جب وہ یہ جانیں گی کہ یہ تفویض اور یہ اختیار آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے تو انکے قلوب مطمئن ہو جائیں گے ف۱۱ یعنی ان نو بیبیوں کے بعد جو آپکے نکاح میں ہیں جنھیں آپنے اختیار دیا تو اُنھوں نے اللہ تعالیٰ و رسول کو اختیار کیا ف۱۲ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ازواج کا نصاب نو ہے جیسے کہ اُمت کے لیے چار ف۱۳ یعنی اُنھیں طلاق دیکر انکی جگہ دوسری عورتوں سے نکاح کرو ایسا بھی نہ کرو یہ احترام ان ازواج کا اس لیے ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں اختیار دیا تھا تو اُنھوں نے اللہ و رسول کو اختیار کیا اور آسائش دنیا کو ٹھکرا دیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں پر اکتفا فرمایا اور آخیر تک یہی بیبیاں حضور کی خدمت میں رہیں حضرت عائشہ و ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آخر میں حضور کیلیے حلال کر دیا گیا تھا کہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح فرمائیں اس تقدیر پر آیت منسوخ ہے اور اسکا ناسخ آیۂ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الآیہ ہے ف۱۴ کہ وہ تمھارے لیے حلال ہے اور اسکے بعد حضرت ماریہ قبطیہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملک میں آئیں اور ان سے حضور کے فرزند حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جنھوں نے چھوٹی عمر میں وفات پائی۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۟﴿۵۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا
اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے اے ایمان والو نبی کے گھروں میں

بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ
ف۱ نہ حاضر ہو جبتک اذن نہ پاؤ ف۲ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ف۳

وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ
ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ

لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ
ف۴ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے ف۵ اور اللہ حق فرمانے میں

مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ
نہیں شرماتا اور جب تم اُن سے ف۶ برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو

ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ
اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور اُنکے دلوں کی ف۷ اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا

اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ
دو ف۸ اور نہ یہ کہ انکے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو ف۹ بے شک یہ اللہ کے نزدیک

عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۟﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ
بڑی سخت بات ہے ف۱۰ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بے شک اللہ

شَيْءٍ عَلِيْمًا ۟﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَاۤ
سب کچھ جانتا ہے اُنپر مضائقہ نہیں ف۱۱ اُن کے باپ اور بیٹوں اور

اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ
بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں ف۱۲ اور اپنی دین کی عورتوں

وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ
ف۱۳ اور اپنی کنیزوں میں ف۱۴ اور اللہ سے ڈرتی رہو بے شک ہر چیز اللہ کے

شَيْءٍ شَهِيْدًا ۟﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ
سامنے ہے بے شک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانیوالے (نبی) پر

ف۱ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ گھر مرد کا ہوتا ہے اور اسی لیے اس سے اجازت حاصل کرنا مناسب ہے شوہر کے گھر کو عورت کا گھر بھی کہا جاتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ اس میں سکونت کا حق رکھتی ہے اسی وجہ سے آیت وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ میں گھروں کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکانات جن میں حضور کے ازواج مطہرات کی سکونت تھی اور حضور کے پردہ فرمانے کے بعد بھی وہ اپنی حیات تک اُنہی میں رہیں وہ حضور کی ملک تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازواج طاہرات کو ہبہ نہ فرمائے تھے بلکہ سکونت کی اجازت دی تھی اسی لیے ازواج مطہرات کی وفات کے بعد ان کے وارثوں کو نہ ملے بلکہ مسجد شریف میں داخل کر دیے گئے جو وقف ہے اور جس کا نفع تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی گھر میں بے اجازت داخل ہونا جائز نہیں آیت اگرچہ خاص ازواج رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں وارد ہے لیکن حکم اس کا تمام مسلمان عورتوں کے لیے عام ہے **شانِ نزول** جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کیا اور ولیمہ کی عام دعوت فرمائی تو جماعتیں کی جماعتیں آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہو کر چلی جاتی تھیں آخر میں تین صاحب ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہ گئے اور انھوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کر دیا اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے مکان تنگ تھا اس سے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور حرج ہوا کہ وہ انکی وجہ سے اپنا کام کاج کچھ نہ کر سکے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے اور ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے حضور پھر واپس ہو گئے یہ دیکھکر وہ لوگ روانہ ہوئے تب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈالدیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال حیا اور شان کرم و حسن اخلاق معلوم ہوتی ہے کہ باوجود ضرورت کے اصحاب سے یہ نہ فرمایا کہ اب آپ چلے جائیے بلکہ جو طریقہ اختیار فرمایا وہ حسن آداب کا اعلیٰ ترین معلم ہے ف۳ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دعوت کسی کے یہاں کھانے نہ جائے ف۴ کہ یہ اہل خانہ کی تکلیف اور انکے حرج کا باعث ہے ف۵ اور ان کو چلے جانے کے لیے نہیں فرماتے تھے ف۶ یعنی ازواج مطہرات سے ف۷ کہ وساوس اور خطرات سے امن رہتی ہے ف۸ اور کوئی کام ایسا کرو جو خاطر اقدس پر گراں ہو ف۹ کیونکہ جس عورت سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عقد فرمایا وہ حضور کے سوا ہر شخص پر ہمیشہ کیلیے حرام ہو گئی اسی طرح وہ کنیزیں جو باریاب خدمت ہوئیں اور قربت سے سرفراز فرمائی گئیں وہ بھی اسی طرح سب کے لیے حرام ہیں ف۱۰ اس میں اعلام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت بڑی عظمت عطا فرمائی اور آپ کی حرمت ہر حال میں واجب کی ف۱۱ یعنی ان بیبیوں پر کچھ گناہ نہیں اس میں کہ وہ ان لوگوں سے پردہ نہ کریں جن کا آیت میں آگے ذکر فرمایا جاتا ہے **شانِ نزول** جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہم اپنی ماؤں بیٹیوں کے ساتھ بھی پردہ کے باہر سے گفتگو کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۲ یعنی ان اقارب کے سامنے آنے اور ان سے کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں ف۱۳ یعنی مسلمان بیبیوں کے سامنے آنا جائز ہے اور کافرہ عورتوں سے پردہ کرنا اور اپنے جسم چھپانا لازم ہے سوائے جسم کے ان حصوں کے جو گھر کے کام کاج کے لیے کھولنے ضروری ہوتے ہیں (جمل) ف۱۴ یہاں چچا اور ماموں کا صراحۃً ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں۔

ع ۶/۱۲ ۳

منزل ۵

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۵۶ اِنَّ الَّذِيْنَ
اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو ف۱ بے شک جو
يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ
ایذا دیتے ہیں اللہ اور اسکے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں ف۲ اور اللہ نے ان کیلئے
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۵۷ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ
ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ف۳ اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے
مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۵۸ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ
ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا ف۴ اے نبی اپنی
لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ
بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے
مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ
منہ پر ڈالے رہیں ف۵ یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ انکی پہچان ہو ف۶ تو ستائی نہ جائیں ف۷ اور
كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۵۹ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ
اللہ بخشنے والا مہربان ہے اگر باز نہ آئے منافق ف۸ اور جنکے
فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا
دلوں میں روگ ہے ف۹ عـ۱ اور مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے ف۱۰ تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دینگے ف۱۱ پھر
يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۶۰ ۚ مَّلْعُوْنِيْنَ ۛۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَ
وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہینگے مگر تھوڑے دن ف۱۲ پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر
قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۶۱ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ
قتل کیے جائیں اللہ کا دستور چلا آتا ہے ان لوگوں میں جو پہلے گزر گئے ف۱۳ اور تم
لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۶۲ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا
اللہ کا دستور ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے لوگ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں ف۱۴ تم فرماؤ اس کا علم
عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۶۳ اِنَّ اللّٰهَ
تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم کیا جانو شاید قیامت پاس ہی ہو ف۱۵ بیشک اللہ نے

ف۱ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایکمرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے یہی قول معتمد ہے اور اسی پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدۂ آخیرہ میں بعد تشہد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپکے آل و اصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جا سکتا ہے یعنی درود شریف میں آپکے نام اقدس کے بعد انکو شامل کیا جا سکتا ہے اور مستقل طور پر حضور کے سوا انمیں کا کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے مسئلہ درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکریم ہے علماء نے اللہم صل علی محمد کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ یارب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما دنیا میں انکا دین بلند اور انکی دعوت غالب فرما کر اور انکی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں انکی شفاعت قبول فرما کر اور انکا ثواب زیادہ کر کے اور اولین و آخرین پر انکی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء و مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر انکی شان بلند کر کے مسئلہ درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کیلیے دعائے مغفرت کرتے ہیں مسلم کی حدیث شریف میں ہے جو مجھ پر ایکبار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے ترمذی کی حدیث شریف میں ہے بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے ف۲ وہ ایذا دینے والے کفار ہیں جو شان الٰہی میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے وہ منزہ اور پاک ہے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ف۳ آخرت میں ف۴ شانِ نزول یہ آیت ان منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایذا دیتے تھے اور انکے حق میں بدگوئی کرتے تھے حضرت فضیل نے فرمایا کہ کتے اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں تو مومنین و مومنات کو ایذا دینا کسقدر بدترین جرم ہے ف۵ اور سر اور چہرے کو چھپائیں جب کسی حاجت کیلیے انکو نکلنا ہو ف۶ کہ یہ حرہ ہیں ف۷ اور منافقین انکے درپے نہ ہوں منافقین کی عادت تھی کہ وہ باندیوں کو چھیڑا کرتے تھے اس لیے حرہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ چادر سے جسم ڈھک کر سر اور منہ چھپا کر باندیوں سے اپنی وضع ممتاز کر دیں ف۸ اپنے نفاق سے ف۹ اور جو برے خیال رکھتے ہیں یعنی فاجر بدکار ہیں وہ اگر اپنی بدکاری سے باز نہ آئے ف۱۰ جو اسلامی لشکروں کے متعلق جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے اور یہ مشہور کیا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو ہزیمت ہو گئی وہ قتل کر ڈالے گئے دشمن چڑھا چلا آ رہا ہے اور اس سے انکا مقصد مسلمانوں کی دل شکنی اور انکا پریشانی میں ڈالنا ہوتا تھا ان لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان حرکات سے باز نہ آئے ف۱۱ اور تمہیں ان پر مسلط کرینگے ف۱۲ پھر مدینہ طیبہ ان سے خالی کرا لیا جائے گا اور وہ وہاں سے نکال دیے جائینگے ف۱۳ یعنی پہلی امتوں کے منافقین جو ایسی حرکات کرتے تھے انکے لیے بھی سنت الٰہیہ یہی رہی کہ جہاں پائے جائیں مار ڈالے جائیں ف۱۴ کہ کب قائم ہوگی شانِ نزول مشرکین تو تمسخر و استہزاء کے طور پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کا وقت دریافت کیا کرتے تھے گویا کہ انکو بہت جلدی ہے اور یہود اسکو امتحاناً پوچھتے تھے کیونکہ توریت میں اسکا علم مخفی رکھا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ف۱۵ اس میں جلدی کرنے والوں کو تہدید اور امتحاناً سوال کرنے والوں کا اسکات اور ان کی دہن دوزی ہے۔

عـ۱ روگ، بیماری

لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا
کافروں پر لعنت فرمائی اور انکے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اس میں ہمیشہ رہیں گے اُس میں

يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ
نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار ف۱ جس دن انکے منہ الٹ پلٹ کر آگ میں تلے جائیں گے

يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ
کہتے ہونگے ہائے کسیطرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا ف۲ اور کہیں گے اے ہمارے رب

اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ
ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے ف۳ تو اُنھوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اے ہمارے رب اُنھیں

ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
آگ کا دونا عذاب دے ف۴ اور ان پر بڑی لعنت کر اے ایمان والو ف۵

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَ
اُن جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ کو ستایا ف۶ تو اللہ نے اُسے بری فرمادیا اس بات سے جو اُنھوں نے کہی ف۷

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے ف۸ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو

سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ
ف۹ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دیگا ف۱۰ اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور جو

يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ
اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی

عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا
ف۱۱ آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو اُنھوں نے اسکے اُٹھانے سے انکار کیا

وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا
اور اس سے ڈر گئے ف۱۲ اور آدمی نے اُٹھالی بیشک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا

جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَ
نادان ہے تاکہ اللہ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور

ف۱ جو اُنھیں عذاب سے بچا سکے ف۲ دنیا میں تو ہم آج اس عذاب میں گرفتار نہ ہوتے ف۳ یعنی قوم کے سرداروں اور بڑی عمر کے لوگوں اور اپنی جماعت کے عالموں کے اُنھوں نے ہمیں کفر کی تلقین کی ف۴ کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور اُنھوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا ف۵ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ادب و احترام بجالاؤ اور کوئی کام ایسا نہ کرنا جو آپکے رنج و ملال کا باعث ہو اور ف۶ یعنی ان بنی اسرائیل کی طرح نہ ہونا جو ننگے نہاتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر طعن کرتے تھے کہ حضرت ہمارے ساتھ کیوں نہیں نہاتے اُنھیں برص وغیرہ کی کوئی بیماری ہے ف۷ اس طرح کہ جب ایک روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل کیلیے ایک تنہائی کی جگہ میں پتھر پر کپڑے اُتار کر رکھے اور غسل شروع کیا تو پتھر آپکے کپڑے لیکر بھاگا آپ کپڑے لینے کیلیے اسکی طرف بڑھے تو بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ جسم مبارک پر کوئی داغ اور کوئی عیب نہیں ہے ف۸ صاحب جاہ اور صاحب منزلت اور مستجاب الدعوات ف۹ یعنی سچی اور درست حق و انصاف کی اور اپنی زبان اور کلام کی حفاظت رکھو یہ بھلائیوں کی اصل ہے ایسا کروگے تو اللہ تعالیٰ تم پر کرم فرمائے گا اور ف۱۰ تمھیں نیکیوں کی توفیق دے گا اور تمھاری طاعتیں قبول فرمائے گا ف۱۱

ع ۸ / ۱۰ / ۵

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنھیں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا اُنھیں کو آسمانوں زمینوں پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ اُنھیں ادا کریں گے تو ثواب دیے جائیں گے نہ ادا کرینگے تو عذاب کیے جائینگے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا خانہ کعبہ کا حج کرنا سچ بولنا ناپ اور تول میں اور لوگوں کی ودیعتوں میں عدل کرنا ہے بعضوں نے کہا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جنکا حکم دیا گیا اور جن کی ممانعت کی گئی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ تمام اعضا کان ہاتھ پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں اس کا ایمان ہی کیا جو امانت دار نہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی ودیعتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے تو ہر مومن پر فرض ہے کہ نہ کسی مومن کی خیانت کرے نہ کافر معاہد کی نہ قلیل میں نہ کثیر میں اللہ تعالیٰ نے یہ امانت اعیان سمٰوٰت و ارض و جبال پر پیش فرمائی پھر ان سے فرمایا کیا تم ان امانتوں کو مع اس کی ذمہ داری کے اُٹھاؤ گے اُنھوں نے عرض کیا ذمہ داری کیا ہے فرمایا یہ کہ اگر تم اُنھیں اچھی طرح ادا کرو تو تمھیں جزا دیجائیگی اور اگر نافرمانی کرو تو تمھیں عذاب کیا جائے گا اُنھوں نے عرض کیا نہیں اے رب ہم تیرے حکم کے مطیع ہیں نہ ثواب چاہیں نہ عذاب اور انکا یہ عرض کرنا براہ خوف و خشیت تھا اور امانت بطور تخییر پیش کی گئی تھی یعنی اُنھیں اختیار دیا گیا تھا کہ اپنے میں قوت و ہمت پائیں تو اُٹھائیں ورنہ معذرت کردیں اس کا اُٹھانا لازم نہیں کیا گیا تھا اور اگر لازم کیا جاتا تو وہ انکار نہ کرتے ف۱۲ کہ اگر ادا نہ کرسکے تو عذاب کیے جائیں گے تو اللہ عزوجل نے وہ امانت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کی اور فرمایا کہ میں نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی تھی وہ نہ اُٹھا سکے کیا تو مع اس کی ذمہ داری کے اُٹھا سکے گا حضرت آدم علیہ السلام نے اقرار کیا۔

منزل ۵

الْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾ ع ٩ ٥ ٦

مشرک عورتوں کو ف۱ اور اللہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ف۱ کہا گیا ہے کہ معنٰی یہ ہیں کہ ہم نے امانت پیش کی تاکہ منافقین کا نفاق اور مشرکین کا شرک ظاہر ہو اور اللہ تعالٰی انھیں عذاب فرمائے اور مؤمنین جو امانت کے ادا کرنے والے ہیں ان کے ایمان کا اظہار ہو اور اللہ تبارک و تعالٰی ان کی توبہ قبول فرمائے اور ان پر رحمت و مغفرت کرے اگرچہ ان سے بعض طاعات میں کچھ تقصیر بھی ہوئی ہو (خازن)